سوال

(78) بیع مضاربت کی تعریف کیا ہے۔ اوراس کے انعقاد کی مکمل شرائط کیا ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بیع مضاربت کی تعریف کیا ہے۔ اوراس کے انعقاد کی مکمل شرائط کیا ہیں۔ ہمارے یہاں غریب طبقہ کے لوگ مہاجن سے اس شرط پراُدھارلاتے ہیں۔ کہ تیارکردہ مال پرفی تھان آنہ یادوآنہ کمیشن دیں گے۔ پھراپنا کاروبار کرتے ہیں۔ مال کا مالک اپنی اصل رقم کے ساتھ باہم میعنہ منافع لینا ہے۔ گھاٹے اور نقصان سے اس کا کوئی مطلب نہیں۔ کیا یہ صورت جائزاور بیع بالمضاربہ سے ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بیع مضاربہ کی تعریف یہ ہے کہ ایک شخص کی رقم ہواور دوسرے کی محنت ہوصورت مرقومہ بیع مضاربت نہیں ہے بلکہ دلالی ہے۔

مسئلہ۔ کوئی شخص کسی مفلس شخص سے یہ بات کہے کہ میں تجھ کو سوروپےاپنے پاس سے دیتا ہوں۔ اس شرط پر کے توتجارت کراورچار آنافی مجھ کو نفع دینااور کسی سے اسی شرط پردلوا دیئے توصورت اولیٰ میں دوحال سے خالی نہیں کہ قرض کے طریق سے دیا ہوسوروپیہ پھراس میں چار آنے یا کمی بیشی اپنے واسطے نفع ٹھراہے تو یہ ربا سود ہے۔ 1۔ کل قرض جرنفعا فہوربا کذا

قولہ کل قرض جرنفعاالخ حاصل ماقال الزیلعی انہ اخرجہ الحارث عن ابی اسامة فی سندہ ابوالجہم فی جذءہ المعروف عن علی مرفوعاوابن عدي فی الکامل عن جابروسند حما ضعیف وروي ابن ابی شیبہ فی مصنفہ حدثنا ابوخالد الاحمر عن حجاج من عطاء قال کانویکرہون کل قرض جرمنفعة انتہی نصب الرایہ جلد2ص198وفی التحلیص حدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان قرض جرمنفعة وفی روایہ کل قرض جرفی الہدایہ وغیرہا

اوریہ جوبطور شرکت مضاربت کے سوروپے دیئے ہیں تواس صورت میں نفع باخودہانصف نصف مقرر کرے۔ یادوثلث رب المال اورایک ثلث مضاربت یعنی روپیہ لینے والااور محنت تجارت میں کرنے والالے لے۔ تواس طرح سے عقد مضاربت صحیح اوردرست ہے۔ اورجوصاحب مال اپنے واسطے نفع معین کرلے کہ پانچ سوروپیہ یادس روپے مثلاً میں لے لوں گا باقی نفع تم لے لینا۔ تویہ صورت مضاربت فاسد کی ہے۔ اورقاطع شرکت ہے روانہیں چنانچہ تمام کتب فقہ ہدایہ وغیرہ میں مذکورہے۔ اورصورثانیہ دلوادینے میں غیر سے اپنی معرفت سے تواس صورت میں دلوانے والامحض اجنبی ہے۔ اورجوشخص متوسط کسی طرح سے مستحق نفع کا نہیں ہوسکتا۔ کمالایستحق الااجنبی نفعا والعقدفی العنایة وغیرہا

(سید محمدنزیرحسین) (فتاوی نزیریہ۔ جلد2 صفحہ70)

بقیہ صفحہ گزشتہ کا منفعۃ فہوا ربا قال عمر بن بدرنی المغنی لم یصح فیہ شئ واما امام الحرمین فقال انہ صح و تبعہ الغزالی وقد رواہ الحارث بن ابی اسامۃ فی مسندہ من حدیث علی بللفظ الاول وفی اسنادہ سور بن مصعب وہومتروک ورواہ البیہقی فی المرفت فضالہ بن عبید موقوفا بللفظ کل قرض جر منفعۃ فہواوجہ من وجوہ ربا وروواہ سنن کبری عن ابن مسعودابی ابن کعب و عبداللہ بن سلام موقوفا علیہم انتہی المخیص جلد3 ص 245 وقال الحافظ فی بلوغ المرام بعد ذکرہ عن علی مرفوعا ولہ شاہد ضعیف عن فضالۃ بن عبید عندالبہقی واخر موقوفا عبدللہ بن سلام عندالبخاري انتہی اقول اخرجہ البخاري فی مناقب عبداللہ بن سلام من طریق سلمان بن حدثنا ثعبۃ عن سعید بن ابی بردہ عن ابی قال اتیت المدینہ فلقیت عبداللہ بن سلام فقال الاتجئ فاطعمک سویقا وثمراوتدخل ثم قال بارض الربا بہافاش اذاکان لک علی رجل حق فاہدي الیک لقدقین او حمل شعیراو حمل قت فلاتاخزفانہ ربا انتہی (فتح الباری مصری جلد2 صفحہ 194 ابو سعید محمد شرف الدین مصح

(فتاویٰ ثنائیہ جلد2 صفحہ 453۔454)

توضیح البیان

مندرجہ بالا عبارات سے ہوا کہ حدیث کل قرض جر منفعۃ کا اصل ہے۔ اگرچہ سنداًمرفوع ضعیف ہے۔ لیکن تعدد طرق اور صحابہ کرام کے اقوال وافعال سے اس حدیث کی تایئد ہے۔ لہذا حدیث کا اصل ہے۔ فافہم وتتبد الراقم علی محمد سعیدی جامع سعیدیہ خانیوال۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 14 ص 87

محدث فتویٰ